***Journal of Religion & Society* (JRS)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

POSITIVE AND NEGATIVE EFFECTS OF SOCIAL MEDIA: SOCIAL AND PSYCHOLOGICAL ASPECTS

سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات: سماجی اور نفسیاتی پہلو

Ruqia Safdar
PhD Scholar & Lecturer, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila, Punjab Pakistan.
ruqiazubair@gmail.com
Wali Muhammad
MS Islamic Studies, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila, Punjab.

Abstract

Social media has given a new dimension to the use of the internet worldwide, where individuals and organizations can share their thoughts, information, images, videos and other content. This detailed study analyzes various social media platforms such as Facebook, Twitter, Instagram, TikTok and YouTube. Each of these platforms has its own specific purpose and characteristics, such as Facebook's purpose is to connect individuals with each other, Instagram focus on image and visual content, and TikTok's main purpose is to share short videos. The study also discusses the impacts of social media, including social, cultural and business impacts. Social media has not only strengthened interpersonal relationships but also established connections between different cultures. These platforms have become a new marketing tool for businesses. However, there are some challenges and issues associated with social media, such as privacy and security issues, the spread of false information and the growth of negative mindsets.

Keywords: *Social Media, Platforms, Terminology ،Strengthened Interpersonal Relationship, Established, Connections, Cultures.*

تعارف:

سوشل میڈیا نے دنیا بھر میں انٹرنیٹ کے استعمال کو ایک نیا رخ دیا ہے، جہاں افراد اور ادارے اپنے خیالات، معلومات، تصاویر، ویڈیوز اور دیگر مواد کو شیئر کر سکتے ہیں۔ اس تفصیلی مطالعے میں سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور یوٹیوب کا تجزیہ

کیا گیا ہے۔ یہ پلیٹ فارمز ہر ایک کا مخصوص مقصد اور خصوصیات رکھتے ہیں، جیسے فیس بک کا مقصد افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا، انسٹاگرام کا فوکس تصویری اور ویژول مواد پر، اور ٹک ٹاک کا مرکزی مقصد مختصر ویڈیوز کا اشتراک کرنا ہے۔

اس مطالعے میں سوشل میڈیا کے اثرات بھی زیر بحث آئے ہیں جن میں معاشرتی، ثقافتی اور کاروباری اثرات شامل ہیں۔ سوشل میڈیا نے نہ صرف لوگوں کے باہمی تعلقات کو مضبوط کیا ہے بلکہ مختلف ثقافتوں کے بیچ روابط بھی قائم کیے ہیں۔ کاروباروں کے لیے یہ پلیٹ فارمز نیا مارکیٹنگ ٹول بن چکے ہیں۔

تاہم، سوشل میڈیا کے ساتھ کچھ چیلنجز اور مسائل بھی جڑے ہیں، جیسے پرائیویسی اور سیکیورٹی کے مسائل، جھوٹی معلومات کا پھیلاؤ اور منفی ذہنیت کا پروان چڑھنا۔

1- توضیح اصطلاحات:(Terms of Study)

1- سوشل میڈیا

سماجی رابطہ: یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں بھیجنے والے (مرسل) اور وصول کرنے والے (مستقبل) کے درمیان ردعمل یا جوابی تعلقات ہوتے ہیں، اور اس کا مقصد معلومات، خیالات اور علم کے ذریعے لوگوں کے نظریات اور اقدار کو بدلنا یا متاثر کرنا ہوتا ہے۔ (i)

جہاں تک سوشل میڈیا کی بات ہے، وہ ایک اور اہم عنصر پر مبنی ہے جسے "سوشل نیٹ ورک" کہا جاتا ہے۔ اس لیے اس تحقیق میں سوشل نیٹ ورک کے تصور کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ ہم اس کی مفہوماتی روابط کا تجزیہ کر سکیں۔

یہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ سوشل میڈیا صرف افراد کے درمیان روابط کا ذریعہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ سوشل نیٹ ورک (یا سماجی جال) کے طور پر کام کرتا ہے، جس میں افراد ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے ہیں اور معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ تحقیق میں سوشل نیٹ ورک کے مفہوم کو سمجھنا اس لیے ضروری ہے تاکہ اس کی ساخت اور اثرات کو صحیح طور پر تجزیہ کیا جا سکے۔

2- سماجی نیٹ ورکس:

سوشل نیٹ ورک یا سوشل میڈیا وہ ویب سائٹس اور پلیٹ فارمز ہیں جو انٹرنیٹ کے ذریعے بنائے جاتے ہیں اور افراد کو اپنی ذاتی زندگی کی جھلکیاں پیش کرنے، اپنے رابطوں کی فہرست سے جڑنے اور اپنی آراء اور خیالات کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز عموماً ایسے بڑے آن لائن کمیونٹیز (ورچوئل کمیونٹیز) تشکیل دیتے ہیں جو مختلف خدمات فراہم کرتے ہیں، جیسے کہ:

- افراد کے درمیان روابط قائم کرنا (جیسے دوستی یا جان پہچان)
- پیغامات بھیجنا اور فوری چیٹ کرنا
- گروپس بنانا اور ان میں شرکت کرنا
- اداروں اور افراد کے لیے صفحات (اکاؤنٹ) تشکیل دینا
- تقریبات اور مواقع میں حصہ لینا
- میڈیا مواد جیسے تصاویر، ویڈیوز اور سافٹ ویئر کی شیئرنگ (ii)

ان پلیٹ فارمز کا مقصد افراد کے درمیان رابطے اور تعامل کو بڑھانا اور ایک آن لائن کمیونٹی میں لوگوں کو جڑنے کا موقع دینا ہے۔

سوشل نیٹ ورک ایک قسم کے تفاعلی (جواب دینے کا عمل) نیٹ ورک ہوتے ہیں جو اپنے صارفین کو کسی بھی وقت اور دنیا کے کسی بھی حصے میں ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ نیٹ ورک حالیہ برسوں میں انٹرنیٹ پر ابھرے ہیں اور انہوں نے لوگوں کے

درمیان رابطے اور قربت کے تصور کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ ان نیٹ ورکوں کو "سماجی" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انسانوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں ان کا سماجی کردار مزید وسیع ہو گیا ہے اور یہ صرف رابطے کا ذریعہ نہیں بلکہ اظہار اور احتجاج کے لیے بھی استعمال ہونے لگے ہیں۔

سوشل میڈیا یا وسائل، سوشل نیٹ ورکس کے ذریعے کام کرتے ہیں، جو کہ (المجتمعات الافتراضية) "ورچوئل کمیونٹیز" یا "مجاز کمیونٹیز" کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ ان کمیونٹیز کو یوں تعریف کیا جاسکتا ہے:

3- (ورچوئل کمیونٹیز) Communities Virtual :

ورچوئل کمیونٹیز وہ آن لائن سماجی گروہ ہیں جو انٹرنیٹ پر وجود میں آتی ہیں اور جدید مواصلاتی انقلاب کے تحت بنتی ہیں۔ یہ کمیونٹیز ایسے افراد کو اکٹھا کرتی ہیں جن کے مشترکہ مفادات یا دلچسپیاں ہوتی ہیں، اور ان میں افراد آپس میں بات چیت کرتے ہیں اور ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے وہ ایک حقیقی معاشرتی کمیونٹی کا حصہ ہوں۔([iii])

4- (سماجی تعلقات) Social Relations :

سماجی تعلقات وہ روابط اور اثرات ہیں جو افراد کے درمیان ایک معاشرتی ماحول میں بنتے ہیں۔ یہ تعلقات اس وقت تشکیل پاتے ہیں جب افراد ایک ساتھ جمع ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ جذبات کا تبادلہ کرتے ہیں، اور آپس میں جڑتے ہیں یا باہمی تعامل کرتے ہیں۔ یہ تعلقات، چاہے مثبت ہوں یا منفی، زندگی کی اہم ضروریات میں سے ہیں کیونکہ یہ افراد کے آپس میں جڑنے اور معاشرتی ڈھانچے کا حصہ بننے کا طریقہ فراہم کرتے ہیں۔([iv])

5- سماجی تحفظ یا معاشرتی امن (Social Security):

معاشرتی امن کا مفہوم اس بات سے جڑا ہوا ہے کہ معاشرتی سطح پر مادی اور معنوی تحفظ کو یقینی بنایا جائے، تاکہ فرد کی زندگی، املاک اور ذاتی معاملات میں سکون اور استحکام ہو۔ یہ اس وقت ممکن ہوتا ہے جب معاشرتی، ثقافتی اور فکری اقدار میں توازن قائم کیا جائے، اور اس میں شہریوں، اداروں اور پورے معاشرے کی فلاح و بہبود شامل ہو۔ اس کا مقصد معاشرے میں امن، تحفظ اور استحکام کی فضا پیدا کرنا ہے۔

امن اجتماعی کا ایک اور اہم جزو یہ ہے کہ لوگوں کے حقوق کا احترام کیا جائے۔ ہر فرد کو اپنی زندگی، مال اور عزت کی مکمل حفاظت ملنی چاہیے۔ یہ صرف فرد کی ذاتی سلامتی کے حوالے سے نہیں، بلکہ پورے معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے کہ ہر شخص کی عزت اور حقوق کا تحفظ کیا جائے۔([v])

معاشرتی اور سماجی امن میں مختلف شعبے شامل ہیں جیسے کہ جرائم، قومی سلامتی، سیاسی استحکام، اقتصادی خوشحالی، اور غذائی تحفظ۔ جب ان تمام شعبوں میں امن قائم ہوتا ہے، تو معاشرہ ایک مکمل اور جامع امن حاصل کرتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ امن اجتماعی صرف حکومت اور سیکیورٹی اداروں کی ذمہ داری نہیں ہونی چاہیے، بلکہ یہ ایک سماجی ذمہ داری ہے جو معاشرے کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ یعنی ہر شہری کو اس بات کا شعور ہونا چاہیے کہ امن کے قیام میں اس کا بھی کردار ہے اور اسے اس ذمہ داری میں حکومت اور اداروں کا ساتھ دینا چاہیے۔ معاشرتی امن تب ہی ممکن ہے جب ہر فرد اپنی ذاتی سطح پر اس کے لیے کوشاں ہو اور پورا معاشرہ مل کر اس کا تحفظ کرے۔

2- مسئلے کا نظریاتی فریم ورک اور اس کا پس منظر:

1- ٹیکنالوجی اور انسانی و سماجی روابط:

ٹیکنالوجی کے ترقی کے ساتھ، خاص طور پر فون کی ایجاد نے دور دراز مقامات اور لوگوں کو آپس میں جوڑ دیا، جس سے رابطہ آسان ہو گیا اور لوگ ایک دوسرے کے حالات اور خبریں بہت آسانی سے جان سکتے ہیں۔ تاہم، وقت کے ساتھ ساتھ یہ طریقہ کار، جیسے فون کے ذریعے بات چیت کرنا، آہستہ آہستہ ذاتی ملاقاتوں اور گہرے روابط کی جگہ لے رہا ہے، اور یہ بات منفی سمجھی جا رہی ہے۔ ٹیکنالوجی میں بے شمار ترقیوں کے نتیجے میں، انٹرنیٹ کا استعمال بہت بڑھ چکا ہے، جس کے ذریعے صرف آواز کا تبادلہ ہی نہیں بلکہ تصویریں، ویڈیوز اور لوگوں کی زندگی کے معمولات بھی ایک دوسرے سے شیئر کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح، اب کوئی شخص دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو، جیسے آسٹریلیا میں، وہ اپنے خاندان کے ساتھ جو کہ پاکستان میں ہو سکتا ہے، اپنی زندگی کی ہر لمحے کی تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے شیئر کر سکتا ہے۔

مختصراً، بیان کا مقصد یہ ہے کہ ٹیکنالوجی کی ترقی نے لوگوں کے آپس میں رابطوں کے انداز کو تبدیل کر دیا ہے، جس میں ذاتی ملاقاتوں کی جگہ ورچوئل کمیونیکیشن نے لے لی ہے۔[vi]

2-سوشل میڈیا نیٹ ورک کی خصوصیات:

سوشل میڈیا کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ انسان کو اپنے خیالات، جذبات اور احساسات دوسروں کے ساتھ شیئر کرنے کا وسیع موقع فراہم کرتی ہیں۔ ایک سائنسی حقیقت یہ ہے کہ انسان فطری طور پر سماجی ہے، اور اس کا فطری رجحان ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے جڑ کر بات چیت کرے۔ انسان اکیلا نہیں رہ سکتا اور اس کے تمام جسمانی اور نفسیاتی ضروریات کی تکمیل کے لیے اسے دوسروں کے ساتھ رابطے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، انسان کی سماجی ضروریات بھی صرف دوسرے افراد کے ساتھ رابطے کے ذریعے پوری ہو سکتی ہیں۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سوشل میڈیا کی ایسی خصوصیات ہیں جو بات چیت اور رابطے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں۔[vii]

1-شمولیت: سوشل میڈیا کی ایک بڑی خصوصیات میں ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ "شمولیت" کو فروغ دیتی ہے؛ یعنی یہ جغرافیائی اور مقامی رکاوٹوں کو ختم کرتی ہے۔ اس کے ذریعے، مشرق میں بیٹھا شخص مغرب میں بیٹھے شخص سے آسانی سے بات چیت کر سکتا ہے۔ اس طرح، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے دنیا کو ایک گلوبل ویلج میں تبدیل کر دیا ہے، جہاں لوگوں کے درمیان فاصلے کم ہو گئے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے براہ راست جڑ سکتے ہیں۔

2-باہمی تعامل: سوشل میڈیا میں فرد صرف ایک قاری یا محض ایک ناظر نہیں ہوتا، بلکہ وہ خود ایک پیغام بھیجنے والا، لکھنے والا اور شریک ہونے والا بھی ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سوشل میڈیا روایتی میڈیا (جیسے ٹیلی ویژن اور پرنٹ میڈیا) کی منفی خصوصیات کو ختم کرتا ہے، جو عموماً ایک طرفہ ہوتا تھا۔ روایتی میڈیا میں معلومات کا تبادلہ صرف اداروں سے عوام کی طرف ہوتا تھا، یعنی عوام صرف پیغامات وصول کرتے تھے، لیکن سوشل میڈیا اس پر قابو پاتا ہے اور اسے تبدیل کرتا ہے۔

سوشل میڈیا لوگوں کو فعال طور پر اپنے خیالات، آراء اور تجربات شیئر کرنے کا موقع دیتا ہے، جس سے وہ صرف ناظر نہیں رہتے بلکہ ایک اہم حصہ بنتے ہیں۔ اس طرح سوشل میڈیا میں ہر شخص کو ایک فعال کردار ادا کرنے کا موقع ملتا ہے، جو اس کی رائے اور حصہ داری کو اہمیت دیتا ہے۔ اس سے معلومات کے تبادلے میں زیادہ شفافیت اور تعامل پیدا ہوتا ہے۔

3-متعدد استعمالات: سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو آسان اور لچکدار ہے، اور اسے مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ طلباء اسے تعلیم کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، جہاں وہ معلومات حاصل کرنے اور شیئر کرنے میں مدد حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ماہرین اور علماء اسے اپنی تعلیمات اور علم دوسروں تک پہنچانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ لکھاری اور مصنفین بھی سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے قارئین سے

رابطہ قائم کرتے ہیں، اور عام افراد اسے اپنے دوستوں، خاندان اور معاشرتی حلقوں کے ساتھ بات چیت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح، سوشل میڈیا مختلف افراد اور گروپوں کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے جس کے ذریعے وہ ایک دوسرے سے جڑ سکتے ہیں اور اپنے مقاصد کے لیے اسے استعمال کر سکتے ہیں۔

4-استعمال میں آسانی: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز صرف الفاظ اور سادہ زبان کا استعمال نہیں کرتے، بلکہ وہ علامات (ایموٹیکنز)، اور تصاویر کا بھی استعمال کرتے ہیں تاکہ صارفین اپنی سوچ اور خیالات کو بہتر طریقے سے منتقل کر سکیں اور دوسروں کے ساتھ **رابطہ** قائم کر سکیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پلیٹ فارم بات چیت کو مزید دلچسپ اور آسان بناتے ہیں، کیونکہ تصاویر اور علامات کے ذریعے جذبات اور خیالات کا اظہار زیادہ واضح اور تیز ہو سکتا ہے۔

5-معاشی، **اقتصادی:** محنت، وقت اور پیسے کے حوالے سے، سوشل میڈیا پر رجسٹریشن اور سبسکرپشن مفت ہونے کی بدولت، ہر شخص کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر اپنا حصہ حاصل کرے اور دوسروں سے رابطہ قائم کرے۔ یہ سہولت صرف امیر افراد یا کسی خاص گروہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ ہر کسی کو یکساں طور پر یہ موقع ملتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سوشل میڈیا کا استعمال معاشی حیثیت یا کسی خاص گروہ کی مخصوص ترجیح نہیں ہے، بلکہ یہ تمام افراد کے لیے کھلا ہے۔

3-سوشل میڈیا کے مثبت پہلو:

1. **رابطہ کا تیز ترین ذریعہ** :سوشل میڈیا مختلف نیٹ ورکس کے ذریعے لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کا آسان اور تیز طریقہ ہے، جس میں پیغامات، آواز اور تصویر کے ذریعے بات چیت کی جا سکتی ہے۔
2. **خبروں کا تیز تر پھیلاؤ** :سوشل میڈیا دنیا بھر میں ہونے والے سیاسی، اقتصادی، سماجی، کھیلوں اور فنون سے متعلق اہم خبروں کو فوری طور پر پھیلانے کا ذریعہ بن چکا ہے، اکثر ہم یہ خبریں ٹی وی، ریڈیو یا اخبارات کے نشر ہونے سے پہلے ہی جان لیتے ہیں۔
3. **نیوز ایجنسیز کا استعمال** :متعدد نیوز ایجنسیز نے سوشل میڈیا پر اپنے صفحات اور اکاؤنٹ بنائے ہیں تاکہ وہ تازہ ترین خبریں اور عالمی معلومات کو فوراً پھیلائیں۔
4. **رائے عامہ پر اثر** :سوشل میڈیا نے عوامی رائے کو مختلف سیاسی اور سماجی امور پر اثر انداز ہونے کا موقع فراہم کیا ہے، کیونکہ یہاں معلومات آسان اور تیز انداز میں پہنچتی ہیں، جس سے لوگ نئے خیالات اپنا لیتے ہیں۔
5. **مارکیٹنگ کا موثر ذریعہ** :سوشل میڈیا کمپنیوں کے لیے اپنے مصنوعات اور خدمات کی تشہیر کا ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے، جہاں وہ براہ راست صارفین تک پہنچ کر اپنی مصنوعات کی مارکیٹنگ کرتے ہیں۔
6. **آن لائن خریداری کا موقع** :سوشل میڈیا کے ذریعے کمپنیاں اپنے صارفین کو آن لائن خریداری کی سہولت فراہم کرتی ہیں، جس میں کریڈٹ کارڈز کا استعمال ممکن ہے۔
7. **مواقع ملازمت** :سوشل میڈیا ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے جہاں نئے فارغ التحصیل افراد اور بے روزگار افراد مختلف ملازمتوں کے مواقع تلاش کر سکتے ہیں۔ کئی صفحات، اکاؤنٹ اور گروپ اس حوالے سے خدمات فراہم کرتے ہیں۔
8. **تعلیمی وظائف** :سوشل میڈیا پر کئی صفحات اور اکاؤنٹ ایسے ہیں جو نوجوانوں کو مختلف اسکالرشپس اور تعلیمی وظائف کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں، جو تعلیم کے حصول کے خواہشمند افراد کے لیے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

9. **طلبہ کے گروپس**: سوشل میڈیا طلبہ کو آپس میں جڑنے اور اپنے تعلیمی مسائل جیسے کہ کورسز، ہوم ورک اور دیگر تعلیمی معاملات پر بات چیت کرنے کے لیے گروپس بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔
10. **تعلیمی مسائل کا حل**: سوشل میڈیا طلبہ کو اپنے تعلیمی مسائل جیسے کہ فصول کے اندراج اور دیگر انتظامی مشکلات حل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
11. **سماجی اور خیرات کی سرگرمیاں**: سوشل میڈیا انسانی فلاح کے کاموں جیسے کہ خون کے عطیات کی مہمات یا غریب خاندانوں کے لیے خیرات جمع کرنے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے، جس سے افراد ایسے کاموں میں شریک ہو سکتے ہیں۔[viii]

غلط اور جھوٹی خبریں پھیلانے کا ایک مؤثر ذریعہ:

بعض لوگ سوشل میڈیا کو غلط استعمال کرتے ہیں، جہاں روزانہ کی بنیاد پر بہت ساری غلط خبریں پھیلتی ہیں۔ یہ خبریں بہت سے صارفین پر یقین کر کے دوبارہ شیئر کی جاتی ہیں، جس کے نتیجے میں بے شمار افواہیں پھیل جاتی ہیں۔

سوشل میڈیا کے صارفین کی ذاتی معلومات کی کمی:

سوشل میڈیا پر لوگ اپنے پروفائلز پر ذاتی معلومات جیسے کہ رہائش، یونیورسٹی، اور کام کے بارے میں تفصیلات شیئر کرتے ہیں۔ بعض اوقات، یہ معلومات غلط ارادوں والے افراد کے ہاتھ لگ جاتی ہیں، جو ان کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے ماہرین تجویز کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا کی سیٹنگز کو اچھی طرح سے چیک کیا جائے تاکہ ذاتی معلومات صرف دوستوں تک محدود رہیں اور ان کی حفاظت کی جا سکے۔

سوشل میڈیا دوستیوں کے تعلقات پر اثر انداز ہوتا ہے:

اگرچہ سوشل میڈیا نئے دوست بنانے کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے، لیکن یہ کبھی کبھار ایسی مشکلات کا سبب بھی بن سکتا ہے جو قریبی دوستوں کے درمیان تعلقات کو ختم کرنے کا باعث بن جاتی ہیں۔

سوشل میڈیا بہت سے افراد کا وقت ضائع کرتا ہے:

اگرچہ سوشل میڈیا بہت ساری فوائد فراہم کرتا ہے، لیکن صارفین زیادہ تر وقت اپنے دوستوں سے بات کرنے، ان کی اپ ڈیٹس دیکھنے، ان کے کمنٹس کا جواب دینے اور غیر مفید گیمز کھیلنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔

سوشل میڈیا صارفین کو مشکلات کا سامنا کراتا ہے:

سوشل میڈیا پر صارفین کی تمام ذاتی معلومات سب کے لیے دستیاب ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ دھوکہ دہی اور فراڈ کا شکار ہو سکتے ہیں، خاص طور پر نوجوانوں اور لڑکیوں کے لیے یہ خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا کے صارفین سماجی تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں:

سوشل میڈیا بہت سے لوگوں میں تنہائی کے احساسات کو بڑھا دیتا ہے اور انہیں حقیقت سے دور کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے افسردگی کا سامنا ہوتا ہے۔ صارفین کی زندگی صرف اسکرین تک محدود ہو جاتی ہے، اور وہ دوستوں اور جاننے والوں سے ملنے کی بجائے صرف ان کی سرگرمیوں کو دیکھتے رہتے ہیں، جس سے وہ سماجی زندگی میں حصہ لینے کی بجائے تنہائی اختیار کر لیتے ہیں۔

سوشل میڈیا غیر ماہر افراد کو مشورے دینے کا موقع فراہم کرتا ہے:

بہت سے صارفین اپنی ذاتی، صحت کی، اور سماجی مشکلات سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہیں، جس سے غیر ماہر افراد کے نظریات اور مشورے مسائل کے حل کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ، تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سوشل میڈیا سیاسی نظریات میں تبدیلی لانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے، جس سے نوجوانوں کو انتہا پسند خیالات کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔

پرانے پوسٹس سوشل میڈیا پر مسائل پیدا کر سکتے ہیں:

بعض افراد اہم شخصیات کی پرانی پوسٹس کو بُری نیت سے استعمال کرتے ہیں، خاص طور پر جب انہیں کسی کے خلاف مخالفانہ موقف اختیار کرنا ہو۔

مثال کے طور پر، کسی کی پرانی سیاسی رائے کو میڈیا میں اس کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے یا اس سے بلیک میلنگ کی جا سکتی ہے۔

سوشل میڈیا کے صارفین ہیکنگ کا شکار ہو سکتے ہیں:

بہت سے ہیکرز سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہیں تا کہ صارفین کے کمپیوٹرز کو ہیک کر کے ان کی ذاتی معلومات، جیسے شناختی کارڈز، بینک کارڈز اور دیگر اہم ڈیٹا چوری کر سکیں، اور پھر ان کا غلط استعمال کریں۔

4-سوشل میڈیا کا ذہنی صحت پر اثر:

1-نیند کی کمی اور بے خوابی:

اکثر لوگ سونے سے پہلے سوشل میڈیا پر وقت گزارتے ہیں، جو نیند کی صلاحیت پر منفی اثر ڈالتا ہے اور بے خوابی کا باعث بنتا ہے۔ محققین نے بتایا ہے کہ اسمارٹ فونز سے آنے والا روشنی نیند کے ہارمون "ملاٹونن" کی پیداوار کو متاثر کرتا ہے، جو نیند میں مددگار ہوتا ہے۔ اسی لیے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ سونے سے پہلے سوشل میڈیا استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے تا کہ نیند کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔[ix]

2-دماغ پر اثرات:

یہ تحقیق نیو یارک یونیورسٹی میں کی گئی ہے اور اس میں خاص طور پر "فیس بک" کے استعمال کرنے والوں پر توجہ دی گئی۔ تحقیق کے مطابق، 76٪ شرکاء نے فیس بک کو چلتے ہوئے استعمال کیا، 40٪ نے گاڑی چلانے کے دوران، اور 63٪ نے دوسروں سے بات کرتے ہوئے اس کا استعمال کیا۔ محققین نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال دماغ کے دو اہم نظاموں، "نظامِ معرفت" (جو سوچنے، سمجھنے، یاد رکھنے اور فیصلہ کرنے کے عمل سے متعلق ہے) اور "نظامِ سلوک" (جو عمل اور ردعمل کو کنٹرول کرتا ہے) کے درمیان توازن کو متاثر کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سوشل میڈیا کا استعمال زیادہ ہوتا ہے تو دماغ کی یہ دونوں کارکردگیاں باہم متوازن نہیں رہ پاتیں، جس سے دماغی افعال میں خلل آ سکتا ہے۔ محققین نے مزید کہا کہ اگر سوشل میڈیا کا استعمال بہت زیادہ ہو جائے تو یہ دماغ کی فعالیت میں خلل ڈال سکتا ہے اور دماغی صحت پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

3-ڈپریشن:

سوشل میڈیا کے صارفین دیگر افراد کے مقابلے میں زیادہ ڈپریشن کا شکار ہوتے ہیں۔ ایک کینیڈین تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو نوجوان روزانہ تین گھنٹے یا اس سے زیادہ سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں، ان میں ڈپریشن اور بے چینی کی علامات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ ساتھ ہی، ان میں جارحیت اور دوسروں سے الگ تھلگ رہنے کا رجحان بھی بڑھ جاتا ہے۔

4-دھیان اور توجہ کی کمی:

سوشل میڈیا کی عادت بنانا متعدد مسائل کا سبب بن سکتا ہے، جن میں ذہنی تھکاوٹ اور نیند کی کمی شامل ہیں۔ اس کا اثر فرد کی توجہ اور دھیان پر پڑتا ہے، جس سے نہ صرف ذہنی کارکردگی متاثر ہوتی ہے بلکہ طلبہ کی تعلیمی کامیابی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

یعنی، سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال انسان کی توجہ کی صلاحیت کو کم کرتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ علم کو بہتر طور پر حاصل نہیں کر پاتا اور اس کی تعلیمی کارکردگی میں کمی آتی ہے۔

5-موڈ یا مزاج پر اثرات:

سوشل میڈیا پر شیئر کی جانے والی پوسٹس یا مواد کا انسان کے مزاج پر فوری طور پر اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ اثرات مثبت یا منفی دونوں ہو سکتے ہیں۔ اگر پوسٹس یا مواد منفی نوعیت کا ہو، جیسے کہ افسوسناک خبریں یا لوگوں کی تنقید، تو یہ افراد کو ذہنی طور پر پریشان، غمگین، یا اضطراب کا شکار بنا سکتی ہیں۔ اس کے برعکس، اگر پوسٹس مثبت ہوں، جیسے کہ خوشگوار خبریں یا کامیابیوں کی کہانیاں، تو یہ لوگوں کا مزاج بہتر بنا سکتی ہیں اور انہیں خوشی کا احساس دلا سکتی ہیں۔

لہٰذا، سوشل میڈیا پر دیکھے جانے والے مواد کا براہ راست اثر ہماری ذہنی حالت پر ہوتا ہے، اور منفی مواد ہماری فلاحی حالت کو متاثر کر کے ہمیں غمگین یا پریشان کر سکتا ہے۔(x)

5-سوشل میڈیا کے استعمال پر اعداد و شمار اور رجحانات:

2019 کے سالانہ رپورٹ کے مطابق، عالمی سطح پر "SUITE HOOT" پلیٹ فارم پر سوشل میڈیا کے صارفین کی تعداد **3.484 ارب** تک پہنچ چکی تھی، جن میں سے **136.1 ملین** صارفین عرب دنیا سے ہیں، جو اس خطے کی آبادی کا تقریباً 53% بنتا ہے۔ ان میں سے **23 ملین** سعودی عرب کے صارفین ہیں، جو ملک کی کل آبادی کا 67.95% ہیں۔ اس کے علاوہ، پاکستان میں بھی سوشل میڈیا کا استعمال بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے، جہاں تقریبا **40 ملین** لوگ سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں، جو پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ یہ اعداد و شمار سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں، خاص طور پر ان ممالک میں جو معاشی طور پر مستحکم اور ترقی یافتہ ہیں۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کا کردار اور اس کی قدر ان ممالک میں بہت زیادہ ہے، اور ان پر توجہ دینا ضروری ہے۔

6-سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والی اور اہم ترین ڈیجیٹل پلیٹ فارمز:

اس سال، توقع ہے کہ بہت سے لوگ سوشل میڈیا کی چار سب سے زیادہ استعمال ہونے والی مشہور پلیٹ فارمز پر زیادہ توجہ دیں گے، جیسا کہ 2023 کی تازہ ترین اعداد و شمار میں دیکھا گیا ہے۔

1-**Facebook** : سوشل میڈیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی پلیٹ فارم پہلی پوزیشن پر ہے، جہاں اس کے ماہانہ وزیٹرز کی تعداد عرب دنیا میں **2.4 ارب** تک پہنچ چکی ہے، اور اس کے روزانہ **1.6 ارب** صارفین ہیں جو کم از کم **58 منٹ** روزانہ اس پر صرف کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھی اس پلیٹ فارم کے صارفین کی تعداد قابلِ ذکر ہے، جہاں تقریباً **40 ملین** افراد اس کا استعمال کرتے ہیں، جو اس کی مقبولیت اور اثر و رسوخ کو ظاہر کرتا ہے۔

2-**YouTube** : سوشل میڈیا مارکیٹ میں اس کا بہت زیادہ اہمیت ہے اور یہاں سخت مقابلہ ہے، کیونکہ اس کا ویژول مواد مختلف عمروں کے افراد کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس پلیٹ فارم کا ماہانہ 1.9 ارب صارفین تک پہنچنا اور روزانہ 149 ملین فعال صارفین کا ہونا اس کی مقبولیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اوسطاً، ہر صارف روزانہ 40 منٹ تک ویڈیوز دیکھتا ہے۔

3-Instagram : آخری سال کی تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، انسٹاگرام نے اپنے پیروکاروں کی تعداد کو دوگنا کر لیا ہے، اور اب روزانہ 166 ارب سے زیادہ وزٹرز آتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کم از کم 10 منٹ روزانہ اس ایپ پر وقت گزارتا ہے۔

4-Twitter : اگرچہ ٹوئٹر عربی دنیا میں بہت مشہور ہے، لیکن اس کا استعمال عرب دنیا میں صرف 45٪ تک محدود ہے۔ یعنی پورے عرب خطے میں تقریباً نصف افراد ہی ٹوئٹر کا استعمال کرتے ہیں، جو کہ دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے۔ پاکستان میں بھی ٹوئٹر کا استعمال بڑھ رہا ہے، تاہم اس کی مقبولیت دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، پاکستان میں ٹوئٹر کا استعمال تقریباً 10 سے 15 فیصد صارفین تک محدود ہے، جو کہ فیس بک اور انسٹاگرام جیسے پلیٹ فارمز کے مقابلے میں کم ہے۔ تاہم، ٹوئٹر پاکستان میں خاص طور پر خبروں، سیاست، اور مشہور شخصیات کے حوالے سے بہت فعال ہے، اور عوامی بحث و مباحثے کا ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے۔

7-سوشل میڈیا سائٹس کا سماجی تعلقات پر اثر:

جدید مواصلاتی ذرائع کی ترقی نے وسیع امکانات کھولے ہیں اور مختلف پہلوؤں میں گہرے بدلاؤ پیدا کیے ہیں۔ ان تبدیلیوں نے انسانوں کے باہمی تعلقات کو بھی متاثر کیا ہے۔ حیرت انگیز ترقی نے مواصلاتی ٹیکنالوجی کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ افراد اپنے منتخب کردہ ورچوئل معاشرت میں زندگی گزارنے لگے ہیں۔ یہ سوشل میڈیا اب روزمرہ کی زندگی کا اہم حصہ بن چکا ہے، جسے بعض لوگ چھوڑنا مشکل سمجھتے ہیں۔ سوشل میڈیا وہ ٹیکنالوجی ہے جس نے افراد کو اپنے خیالات، مشکلات اور جذبات شیئر کرنے کے لیے مواقع فراہم کیے ہیں، جس سے ورچوئل تعلقات قائم کیے جاتے ہیں جو صرف اسکرین تک محدود ہوتے ہیں۔ جب ہم ان سماجی تبدیلیوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اپنے معاشروں میں سماجی تعلقات میں ایک نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے۔

ڈیجیٹل اور سائنسی تبدیلیوں نے فرد کی شخصیت کی تشکیل کے لیے ایک نیا میدان فراہم کیا ہے، جو کہ فوری طور پر ہونے والا مواصلات ہے۔ اس کے ذریعے صارف بغیر کسی حد یا رکاوٹ کے اپنا اثر و رسوخ قائم کر سکتا ہے، کیونکہ وہ جغرافیائی اور زمانی حدود کو عبور کر کے ایک ایسا دنیا تخلیق کر سکتا ہے جو اس کی حقیقی دنیا سے مختلف ہو۔ سوشل میڈیا پر شناخت کا تعلق ضروری نہیں کہ فرد کی حقیقت سے ہو، چاہے اس کا جنس یا عمر کچھ بھی ہو، کیونکہ وہ اپنی بہترین تصویر پیش کر سکتا ہے، جو کہ منفرد، ممتاز، حقیقی یا خیالی ہو سکتی ہے۔ فرد اپنی مختلف شخصیات کا اظہار کر سکتا ہے، جو اس کے سماجی معاملات اور ورچوئل دنیا میں پیش آنے والی صورتوں کے مطابق ہوتی ہیں۔ اس کے ذریعے وہ اپنی ایسی پسندیدگیاں اور مشغلے ظاہر کر سکتا ہے جنہیں وہ حقیقی دنیا میں بیان نہیں کر پاتا، یا جنہیں اس کے آس پاس کوئی شریک نہیں ہوتا، اور بعض اوقات وہ اپنی حقیقت سے ہٹ کر ایک فرضی شخصیت بھی دکھا سکتا ہے۔[xi]

سوشل میڈیا اور ورچوئل اسپیس میں بات چیت اکثر حقیقی دنیا کی بات چیت کو تبدیل کر دیتی ہے، خاص طور پر ان افراد کے لیے جو سماجی طور پر کچھ علیحدگی یا انخلا کا سامنا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے یہ ورچوئل دنیا ان کے لیے ایک ایسا پُرکشش اور لطف اندوز ماحول بن جاتی ہے جسے وہ اپنی حقیقی دنیا سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اس کے ذریعے نہ صرف وہ اپنے بیرونی دنیا کے بارے میں بنائی گئی تصویر پر اثر انداز ہوتے ہیں، بلکہ یہ ان کے خودی کے تصور، سوچنے کے طریقے اور زندگی کے انداز کو بھی بدل دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اسے اپنی زندگی اور شناخت کا حصہ سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انھیں اس میں وہ پرائیویسی ملتی ہے جو وہ اپنی حقیقی زندگی میں نہیں پاتے۔

اس کے نتیجے میں، کچھ محققین انٹرنیٹ کے اثرات کو معاشرتی ڈھانچے پر مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں۔ کچھ اسے معاشرتی ڈھانچے میں بہتری کی طرف ایک تبدیلی سمجھتے ہیں، جبکہ دوسرے اسے فردوں کے درمیان سماجی تعلقات کے لیے ایک سنگین خطرہ سمجھتے ہیں۔ کچھ محققین دونوں پہلوؤں کو ایک ساتھ تسلیم کرتے ہیں، یعنی یہ بیک وقت دونوں اثرات مرتب کرتا ہے۔

بعض افراد اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مواصلاتی ٹیکنالوجی کے اثرات معاشرتی ڈھانچے پر کئی مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی زندگی کے تمام پہلوؤں میں معلومات فراہم کرتی ہے، جس سے انسان اپنی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے میں زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ معیشت کو زیادہ خوشحال اور پیداواری بناتی ہے، کیونکہ اس سے دلالوں کا کردار کم ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن کے ذریعے سماجی تعلقات کو فروغ ملتا ہے، جو سماجی ہم آہنگی کو مستحکم کرتا ہے اور انسانوں کے درمیان نئے طریقوں اور نمطوں کے ذریعے رابطہ فراہم کرتا ہے۔

معلومات کی فراہمی، جو ہر شعبے میں دستیاب ہوتی ہے، زندگی کے معیار کو بہتر بناتی ہے اور مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ ٹیکنالوجی افراد کو گروپ گیمز میں حصہ لینے اور نئی دوستیوں کے مواقع فراہم کرتی ہے، جس سے دوسروں پر اعتماد بڑھتا ہے۔ اس کے ذریعے انسان ایک دوسرے کے ساتھ مخصوص موضوعات پر بات چیت کر کے اپنے علم و تجربات میں اضافہ کرتا ہے۔ آخرکار، یہ مواصلاتی ٹیکنالوجی تفریح اور تفریحی سرگرمیوں کے نئے ذرائع فراہم کرتی ہے، جو انسان کی ثقافت اور معلومات میں اضافے کا باعث بنتی ہے، کیونکہ اب ہر شخص تمام اداروں تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

دوسری طرف، وہ محققین جو انٹرنیٹ کے بارے میں احتیاطی رویہ رکھتے ہیں، ان کا ماننا ہے کہ انٹرنیٹ اور آن لائن کمیونٹیز کا معاشرتی ڈھانچے پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ ان کے خیال میں انٹرنیٹ کی وجہ سے افراد میں تنہائی اور فردیت بڑھتی جا رہی ہے، جس کے نتیجے میں خاندان کے افراد ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں اور آپس میں کم بات چیت کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سماج میں جو اجتماعی روابط ہوتے ہیں، وہ کمزور پڑ جاتے ہیں، اور افراد میں محض ذاتی دلچسپیوں اور سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ، انٹرنیٹ کے استعمال کے کچھ اور سنگین منفی اثرات بھی ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سب سے بڑا مسئلہ "انٹرنیٹ کی لت" ہے، جس میں مبتلا شخص جب انٹرنیٹ سے دور ہوتا ہے، تو وہ بے چینی اور اضطراب محسوس کرتا ہے۔ یہ صورت حال اس کے ذہنی سکون کو متاثر کرتی ہے، اور وہ انٹرنیٹ کے بغیر خود کو بے چین اور ناپُرسکون پاتا ہے۔

مزید بر آں، انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال افراد کے درمیان حقیقی سماجی تعلقات میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ اس کی وجہ سے افراد میں انزوا بڑھتی ہے، اور وہ سوشل سرکلز سے علیحدہ ہو کر اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقت کے ساتھ وہ حقیقی انسانی تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں اور ان کے لیے سچی دوستی اور سماجی روابط کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔([xii])

8-سوشل میڈیا اور اس کا ازدواجی تعلقات پر اثر:

سوشل میڈیا، خاص طور پر فیس بک، آج کے دور میں زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے، اور اس کی مقبولیت وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ حالیہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سوشل میڈیا کا استعمال، خاص طور پر فیس بک، ازدواجی تعلقات میں مختلف مسائل کا باعث بن رہا ہے اور یہ کئی طلاقوں کی ایک اہم وجہ بن چکا ہے۔ اس بات کی تصدیق مختلف تحقیقات نے کی ہے کہ جب سوشل میڈیا کا استعمال حد سے زیادہ ہو جاتا ہے، تو یہ شادی شدہ زندگی پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔([xiii])

چند اہم مثالیں اور نتائج جو سوشل میڈیا، خاص طور پر فیس بک، کے ازدواجی تعلقات پر اثرات کو واضح کرتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1. **رابطے میں کمی** :جب سوشل میڈیا کا استعمال زیادہ ہوتا ہے، تو شوہر بیوی کے درمیان حقیقی ملاقاتیں اور بات چیت کم ہو جاتی ہیں، جس سے تعلقات میں سرد مہری آسکتی ہے۔
2. **شخصیت میں کمزوری** : مسلسل آن لائن مصروفیت انسان کی ذاتی شخصیت کو متاثر کر سکتی ہے، کیونکہ سوشل میڈیا پر وقت گزارنا شخصی تعلقات کو کمزور بناتا ہے۔
3. **کمپیوٹر پر زیادہ وقت گزارنا** :زیادہ وقت کمپیوٹر یا موبائل پر گزارنے سے جسمانی سرگرمی میں کمی آتی ہے، جس سے صحت پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔
4. **مختلف بیماریوں کا خطرہ** :سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال اور جسمانی سرگرمی کی کمی سے موٹاپا اور دیگر بیماریوں جیسے دل کی بیماریوں کا خطرہ بڑھتا ہے۔

فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال ازدواجی تعلقات میں حسد (غیرت) کو بڑھا سکتا ہے۔ یہ پلیٹ فارمز صارفین کو ایک دوسرے کی نگرانی کرنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں، جیسے کہ بار بار فیس بک چیک کرنا، تصاویر اپ لوڈ کرنا، اور پیغامات کا جواب دینا۔ اس سے دونوں شریک حیات ایک دوسرے کی سرگرمیوں کو زیادہ قریب سے مانیٹر کرنے لگتے ہیں، جس سے تعلقات میں منفی ردعمل پیدا ہو سکتے ہیں۔

فیس بک کی "اوپن" اور عوامی نوعیت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ صارفین ایسی معلومات تک رسائی حاصل کریں جو عموماً پوشیدہ رہتی ہیں اور جو انہیں کسی اور طریقے سے معلوم نہیں ہو سکتی تھیں۔ اس کا اثر ازدواجی تعلقات پر گہرا پڑ سکتا ہے، کیونکہ یہ معلومات شادی شدہ افراد کے درمیان عدم اعتماد اور غلط فہمیوں کو جنم دے سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ، سوشل میڈیا نے بے وفائی اور خیانت کو بھی زیادہ آسان اور ممکن بنا دیا ہے۔ فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بے وفائی کے مواقع زیادہ ہیں کیونکہ یہ مفت ہوتے ہیں اور ان پر آسانی سے کسی نئے شخص سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ پلیٹ فارمز افراد کو دوسرے لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا موقع دیتے ہیں، جس سے وہ نئی روابط شروع کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، بہت سے لوگ فیس بک پر کسی سادہ پیغام کے ذریعے نئی شروعات کرتے ہیں اور اس سے تعلقات میں پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

9-سوشل میڈیا کے استعمال کا سماجی تحفظ پر اثرات:

سوشل میڈیا نے ہر شخص کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے جہاں وہ اپنی آواز اٹھا سکتا ہے، چاہے وہ روایتی میڈیا کا حصہ نہ ہو۔ اب جو لوگ مختلف میڈیا ذرائع میں اپنی آواز نہیں پہنچا سکتے، وہ سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا بھر میں اپنے خیالات، تصاویر اور خبریں براہ راست نشر کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، سوشل میڈیا کے صارفین نے خود کو ایک طرح سے "میڈیا میسر" کے طور پر ثابت کیا ہے، جہاں وہ دنیا بھر میں ہونے والے واقعات پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اور عوامی رائے کو متاثر کرتے ہیں یا کم از کم لوگوں کو مختلف مسائل اور موضوعات کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں۔

سوشل میڈیا نے ریاستوں کے ہاتھوں میڈیا کی اجارہ داری کو توڑ دیا ہے، کیونکہ یہ مختلف چینلز اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے آزادانہ طور پر معلومات کی ترسیل فراہم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال نے "معلوماتی جرائم" کو بھی فروغ دیا ہے، جن میں کمپیوٹر اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے مجرمانہ سرگرمیاں کی جاتی ہیں۔ اس انقلاب کی وجہ سے ایسے نئے اور پیچیدہ جرائم جنم لے رہے ہیں جو پہلے نامعلوم تھے، اور یہ سب کچھ ریاست اور اس کے اداروں کی نگرانی کے بغیر ہو رہا ہے۔[xiv]

سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافے کے ساتھ معلوماتی جرائم میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ کمپیوٹر اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافے کے ساتھ کچھ جرائم پیشہ تنظیمیں اپنی غیر قانونی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے ان جدید تکنیکی وسائل کا استعمال کر رہی ہیں۔ نتیجتاً، یہ معلوماتی انقلاب ایسے نئے اور پیچیدہ جرائم کو جنم دے رہا ہے جو پہلے سے معروف نہیں تھے، اور ان جرائم کا ظاہر ہونا اب ایک مسلسل عمل ہے۔(xv)

انٹرنیٹ نے اپنی تیز رفتار تکنیکی ترقی اور جدید ایپلیکیشنز کے ذریعے، کمپیوٹر اور اسمارٹ فونز پر ایک انتہائی طاقتور اثر پیدا کیا ہے جو روایتی ذرائع ابلاغ کے اثرات سے کئی گنا زیادہ ہے۔ انٹرنیٹ پر لاکھوں ویب سائٹس موجود ہیں جو سیاست، معیشت، سیاحت، مذہب اور ڈیٹنگ نیٹ ورک جیسے مختلف شعبوں کو شامل کرتی ہیں، اور ان کے ذریعے مختلف قسم کی سوشل انٹرایکشن ہوتی ہے۔ انٹرنیٹ کی دنیا میں سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس جیسے فیس بک، ٹویٹر، فلیکر، مائی اسپیس اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نوجوانوں میں بہت مقبول ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ، ایپلیکیشنز جیسے واٹس ایپ، اسکائپ وغیرہ بھی کمیونیکیشن کے لیے اہم ذرائع بن چکے ہیں، جو دنیا بھر میں لوگوں کے درمیان سوشل انٹرایکشن اور رابطہ کو مزید آسان بناتی ہیں۔ ان ویب سائٹس اور ٹولز نے دنیا کے مختلف خطوں اور زبانوں کے لوگوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے، جس سے بین الاقوامی سطح پر رابطے مزید مضبوط ہوئے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز پر پروفائلز میں شخصی معلومات، تاریخ زندگی، پسندیدہ چیزیں اور دوسری تفصیلات شامل کی جاتی ہیں، اور یہ مواد مسلسل اپ ڈیٹ ہوتا رہتا ہے، جس میں نہ صرف ٹیکسٹ بلکہ تمام اقسام کی ملٹی میڈیا فائلز جیسے تصاویر، ویڈیوز اور آڈیو بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے لوگ آسانی سے ایک دوسرے سے جڑ کر اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو شیئر کر سکتے ہیں۔(xvi)

محققین اس بات کو سمجھتے ہیں کہ انٹرنیٹ کی ویب سائٹس، خاص طور پر سوشل میڈیا، بعض منفی سیکیورٹی خطرات کے پھیلاؤ کا باعث بن رہی ہیں، جن میں سے بعض خطرات معاشرتی استحکام اور تحفظ کے لیے سنجیدہ خطرہ بن سکتے ہیں، جیسے دہشت گردی اور انتہاپسندی۔ کچھ گروہ سوشل میڈیا کو ایک جگہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں جہاں وہ اپنے خیالات پر تبادلہ خیال کرتے ہیں، بعض اوقات یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے نظریات میں شامل بھی کرتے ہیں۔ یہ گروہ اپنی "ورچوئل کمیونٹیز" کو محدود رکھتے ہیں اور صرف اپنے ممبروں کے درمیان بات چیت کرتے ہیں۔

دوسری طرف، کچھ گروہ ایسی "ورچوئل ریاستیں" قائم کرتے ہیں جو تشدد یا انتہاپسندی پر مبنی ہوتی ہیں، اور اس سے سیکیورٹی اداروں کو ایک مشکل چیلنج کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ یہ ورچوئل ریاستیں دہشت گرد تنظیموں کی طاقت بڑھا سکتی ہیں۔ سوشل میڈیا اور آن لائن کمیونیکیشن ان تنظیموں کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ یہ ان کے اتحاد اور موثر کارکردگی کو برقرار رکھنے کے لیے ایک اہم عنصر ہے۔

معلوماتی ٹیکنالوجی نے اب بہت وسیع دائرے میں جرائم کو جنم دیا ہے، اور جدید طریقے جن سے افراد اور جرائم پیشہ گروہ آن لائن رابطہ کرتے ہیں، وہ اب عالمی سطح پر ایک آلہ بن چکے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے یہ گروہ مختلف طریقوں سے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ قسم کے جرائم سماجی چیلنجز بن چکے ہیں۔ انٹرنیٹ نے معاشرتی، ذاتی اور ثقافتی زندگی کو دراندازی کا موقع فراہم کیا ہے، اور ان جرائم کا ارتکاب آسان ہو گیا ہے۔

اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ انٹرنیٹ پر جرائم کی یہ صورتیں اتنی تیز اور آسان ہو چکی ہیں کہ یہ سماجی استحکام اور سیکیورٹی کے لیے سنگین خطرات پیدا کر سکتی ہیں۔ ان میں سے کچھ جرائم ایسی نوعیت کے ہیں جو معاشرتی امن کو متاثر کر سکتے ہیں اور جس کی وجہ سے معاشرتی نظام اور لوگوں کی ذاتی حفاظت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

1-انٹرنیٹ کے ذریعے چوری (سرقہ) انٹرنیٹ کے ذریعے لوگوں کے ذاتی ڈیٹا، جیسے بینک اکاؤنٹس یا کریڈٹ کارڈ کی معلومات چوری کرنا۔ ہیکنگ اور فشنگ کے ذریعے یہ جرائم کیے جاتے ہیں۔

2-کریڈٹ کارڈ کی چوری: انٹرنیٹ پر کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ کی معلومات چوری کر کے غیر قانونی خریداری یا مالیاتی نقصان پہنچانا۔

3-مذہب کی توہین : انٹرنیٹ پر کسی مذہب یا عقیدے کی توہین کرنا، جو کہ سماجی اور مذہبی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے۔

4-ریاستی سیکیورٹی کے متعلق جرائم : یہ وہ جرائم ہیں جو ریاست کی سیکیورٹی اور استحکام کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں، جیسے سائبر ٹیک حملے یا جاسوسی۔

5-سائبری دہشت گردی: انٹرنیٹ کے ذریعے دہشت گرد تنظیموں کی حمایت یا دہشت گردی کی سرگرمیوں کو فروغ دینا، جیسے سائبر حملے یا آن لائن تشہیر۔

6-منشیات کی آن لائن تجارت : انٹرنیٹ کے ذریعے غیر قانونی طور پر منشیات کی خرید و فروخت کرنا۔

7-آن لائن جنسی جرائم : انٹرنیٹ پر جنسی زیادتی، بچوں کے ساتھ جنسی تعلقات یا آن لائن ہراسانی جیسے جرائم کرنا۔

8-آن لائن ہتکِ عزت اور بہتان: انٹرنیٹ پر لوگوں کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لیے جھوٹے الزامات لگانا یا گالی دینا۔

9-آن لائن بلیک میلنگ: انٹرنیٹ کے ذریعے کسی شخص کو دھمکیاں دے کر پیسے یا دیگر فوائد حاصل کرنا۔

10-دھوکہ دہی اور جعل سازی: انٹرنیٹ پر فراڈ یا دھوکہ دہی کرنا، جیسے جعل سازی کے ذریعے جعلی دستاویزات تیار کرنا یا لوگوں کو مالی نقصان پہنچانا۔

یہ تمام جرائم انٹرنیٹ کے ذریعے کیے جاتے ہیں اور ان کے اثرات نہ صرف افراد پر بلکہ پورے معاشرے پر بھی گہرے پڑ سکتے ہیں۔ ان جرائم سے نمٹنا عالمی سطح پر ایک چیلنج بن چکا ہے۔

حوالہ جات:

---

[i] ۔التواصل الاجتماعي،الطبعة الاولى

[ii] ۔ الشبكات الاجتماعية و القيم

[iii] ۔الفيسبوك و الشباب العربي

[iv] ۔الشبكات الاجتماعية و القيم

[v] ۔الأمن الاجتماعي و جرائم الإنترنت ، 2016

[vi] ۔أهمية وسائل التواصل الاجتماعي ،موقع موضوع mawdoo://http.c3

[vii] ۔مواقع التواصل الاجتماعي و السلوك انساني،الطبعة الأولي

[viii] ۔أهمية شبكات التواصل الاجتماعي، موقع موضوع mawdoo://http.c3

[ix] https://al-ain.com/article/harms-excessive-social-media

[x] http://digital.argaam.com/article/detail/94664

[xi] ۔قادري (حليمة). مرجع سابق

[xii] -جرار (ليلى أحمد). مرجع سابق.

[xiii]tps://www.webteb.com/articles/%D8%B4%D8%A8%D8.

[xiv] -وسائل التواصل الاجتماعي و دورها في التحولات المستقبلية من القبيلة إلى الفيسبوك

[xv] -الأمن الاجتماعي وجرائم الإنترنيت

[xvi]-دور الإعلام الجديد في تشكيل معارف واتجاهات الشباب الجامعي نحو ظاهرة الإرهاب على شبكة الإنترنت، حوليات الأداب والعلوم الاجتماعية